جنوری / فروری ۱۹۹۶ء کے شمارے میں قادیانی پروفیسر پرویز پروازی کا ایک مضمون بعنوان ''برصغیر کا بے مثال نعت گو شاعر'' شائع ہوا ہے۔ حکومتی سطح پر اسلام کے بنیادی ستون عقیدہ ختمِ نبوت کے خلاف قادیانی عقائد کی تبلیغ و تشہیر قادیانیوں اور پیپلز پارٹی کی گٹھ جوڑ کا شاخسانہ ہے دوسرے لفظوں میں امریکی پالیسیوں کی حصہ ہے جو پاکستان میں دھیرے دھیرے رائج کی جارہی ہیں۔ جسکے نتائج ملک و قوم اور خود حکومت کے حق میں بہرحال خطرناک ثابت ہوں گے۔ مضمون مذکور میں مرزا غلام احمد قادیانی کو ایک عظیم عاشقِ رسول اور بے مثال نعت گو ثابت کرنے کی مذموم کوشش کی گئی ہے۔ جبکہ مرزا غلام احمد نے عمر بھر غیر معیاری اور ناشائستہ زبان استعمال کی اور زبان کے مسلمہ اصول و قوائد سے جہالت کا ثبوت دیا۔ آنجہانی مرزا قادیانی کی تحریر میں ادبی محاسن نام کی کوئی چیز کبھی تلاش نہیں کی جاسکے گی۔ مرزا کا اسلوب بیان ان کی جھوٹی نبوت کی طرح ان کی کور ذوقی، کور بصری اور ابلیسی الہام کا آئینہ دار ہے۔ اگر مرزا غلام قادیانی کو (معاذاللہ) عاشق رسول اور نعت گو کہنے کی اجازت دی گئی تو کل راج پال، سلمان رشدی اور تسلیمہ نسرین جیسے شاتمینِ رسول کو مفکرِ اسلام کے طور پر تسلیم کرانا آسان ہوجائے گا۔

ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ ماہنامہ ''ماہِ نو'' کا مذکورہ شمارہ ضبط کیا جائے اس کے کارپردازوں اور قادیانی مضمون نگار پروفیسر پرویز پروازی کو گرفتار کیا جائے اور ان پر توہینِ رسالت کے جرم میں آئین کی دفعہ ۲۹۵ سی کے تحت مقدمہ چلا کر انہیں قرار واقعی سزا دی جائے۔

اسیرانِ سپاہِ صحابہ:

سپاہ صحابہ پاکستان کے سربراہ مولانا ضیاءالرحمٰن فاروقی اور جرنیل مولانا محمد اعظم طارق ایم۔این۔اے کو شاہنواز پیرزادہ کے قتل کے جھوٹے الزام میں ۲۰ نومبر ۱۹۹۵ء کو گرفتار کیا گیا اور دونوں رہنما تاحال جیل میں ہیں صورت حال یہ ہے کہ چار ماہ کی تفتیش کے باوجود ان پر کوئی الزام ثابت نہیں ہو سکا۔ اب تک انہیں نہ تو کسی عدالت میں پیش کیا گیا اور نہ ہی ان کا ریکارڈ عدالت میں لایا گیا۔ سپاہِ صحابہ لاہور کے قاری سمیع اللہ جھنگوی اور قاری سیف اللہ خالد تک تینتالیس شہداء اور میلسی کے حافظ یحیٰ شہید کے نامزد قاتل کھلے عام دندنا رہے ہیں جبکہ اسی مقدمے کے ایک اور ملزم سید تسنیم نواز گردیزی کو محض اس لیے ریلیف دیا گیا کہ وہ سپیکر سید یوسف رضا گیلانی کے عزیز ہیں اور ڈیفنس لاہور کی ایک کوٹھی میں نظر بند ہیں۔ سپاہِ صحابہ کے ساتھ حکومتی رویہ صریحاً جانب داری ہے۔ ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ مولانا ضیاءالرحمٰن فاروقی اور مولانا محمد اعظم طارق کو قتل کے جھوٹے مقدمے سے بری کیا جائے۔ اور باعزت رہا کیا جائے۔

*